كفروا عذابا شديدا ولنجزينّهم أسوأ الذى كانوا يعملون ﴿[حم السجدة ٢٧] ''پس یقیناً ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور انہیں ان کے بدترین اعمال کا (کہ قرآن سے روکنے کے لیے بیہودگی کرتے رہے) بدلہ ضرور دیں گے۔''

یورپی نظام کے دلدادہ اور آزادی رائے کے پرفریب نعرے کا پرچار کرتے ہوئے اسلام کے زرین اخلاق وآداب سے برگشتہ لوگوں کو تو ہم یہی کہہ سکتے ہیں، جو قرآن میں ارشاد ہوا ہے: ﴿نحن أعلم بما يقولون ومآ انت عليهم بجبار ۞ فذكر بالقرآن من يخاف وعيد ۞﴾ [ق ٤٥] ''یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں، ہم بخوبی جانتے ہیں۔ اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں۔ تو آپ قرآن کے ذریعے انہیں سمجھاتے رہیں جو میری وعید سے ڈرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی ذمہ داری قرآن کریم کے ذریعے لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرانا، اللہ تعالیٰ کی وعید یاد دلانا، نافرمانیوں سے لگام دینا مقرر فرمائی۔ اور آیت مذکورہ میں یہ وضاحت بھی فرما دی کہ اللہ کی وعید سے وہی لوگ ڈرتے ہیں، جن کے دل اللہ کے خوف سے معمور ہوں، روزِ محشر کی ہولناکیوں کا اندیشہ رکھتے ہوں۔ زبان، ہاتھ، پیر اور دل ودماغ کے اللہ کے حضور جوابدہی سے فکرمند رہتے ہوں۔ لیکن جن کے دل ودماغ پر مغرب کی چھاپ لگ چکی ہو، حق بینی وحق شناسی سے اندھے ہو چکے ہوں، ان پر قرآن کریم کی اثر آفرینی کم ہی سودمند ثابت ہوتی ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں قرآن کریم میں ارشادِ الٰہی ہے: ﴿فإنها لا تعمى الأبصار ولكن تعمى القلوب التى فى الصدور ۞﴾ [الحج ٤٦] ''حقیقت یہ ہے کہ صرف آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں، بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔''

اللہ پاک ہمارے دلوں کو نورِ ایمان سے روشن فرما دے اور تمام مسلمانوں کو کتاب الٰہی وسنت نبوی کی تعلیمات سے مزین فرمائے، آمین

۞۞۞

اعتذار

شمارہ 47 میں ''پولیو ویکسین مہم کا خفیہ ایجنڈا'' کے عنوان سے ایک مضمون ''انتخاب: حافظ عبید الرحمٰن مدنی'' کے تحت شائع ہوا تھا، دراصل وہ ڈاک سے وصول شدہ مضمون تھا۔

جناب حافظ صاحب کا اس کے مندرجات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (ادارہ التراث)

اخوت اسلامی قسط20

صحابہ کرامؓ روئے زمین کا افضل طبقہ

ابوعبداللہ

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فضائل صحابہ کرامؓ واسلاف عظامؒ کی زبانی:

۱۔ **عبداللہ بن عمرؓ:** ''نبی ﷺ کے دور میں ہم لوگوں کے مابین۔ سب سے پہلے ابوبکر کو افضلیت دیتے تھے، پھر عمر کو ، پھر عثمان کو افضل گردانتے تھے۔'' [صحیح بخاری فضائل صحابہ ح٣٦٥٥] معجم طبرانی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کو سن کر انکار نہیں فرماتے تھے۔ [المعجم الكبير ح:١٣١٣٢، الفتح]

۲۔ **حضرت انسؓ** سے راویت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا: یارسول اللہ! قیامت کب ہوگی؟ فرمایا: تو نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ وہ کہنے لگا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت۔ فرمایا: تو اپنے محبوب لوگوں کے ساتھ ہوگا۔'' انسؓ کہتا ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے بڑھ کر کسی اور بات پر اس سے زیادہ خوشی نہیں ہوئی۔ میں اللہ سے، اس کے رسول ﷺ سے، ابوبکرؓ سے اور عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرا عمل ان کا سا نہیں۔'' [صحيح مسلم]

۳۔ **حضرت عائشہؓ** فرماتی ہیں کہ جب سقیفہ بنوساعدہ میں انصارؓ نے کہا: ہم میں سے ایک امیر ہوگا اور آپ مہاجرین سے میں ایک امیر ہوگا۔'' حضرت عمرؓ اٹھے اور ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: ''کیا ایک نیام میں دو تلواریں ممکن ہوں گی؟ کون ہے جس کے لیے یہ تینوں اوصاف حاصل ہوں: '' **إذ هما في الغار** '' یہ دونوں کون ہیں؟'' **إذ يقول لصاحبه**'' یہ ساتھی کون ہے؟ اور '' **إن الله معنا** '' اللہ تعالیٰ کن کے ساتھ تھے؟ [الفتح فضائل صحابه باب مناقب ابی بکر، المعجم الكبير طبرانی ٦٣٦٧]

۴۔ **امام مالک بن انسؒ:** ''وائے حیرت کہ ابوجعفر اور جعفر سے ابوبکرؓ وعمرؓ کے بارے میں پوچھا جائے۔ جان لے اگر اسلام کو اپنی جان بچانے کے لیے دین کا لبادہ اوڑھنے والے دشمنان کا المیہ نہ ہوتا تو ابوبکرؓ وعمرؓ کی فضیلت میں کسی عالم کے کلام کی ضرورت نہ ہوتی، نہ کوئی پوچھتا۔'' [مجموع الفتاوی ج:٢٨]

۵۔ **شریک بن عبداللہ القاضیؒ:** نصر بن صباح البلخی ''کتاب النقض علی ابن الراوندی'' میں کہتا ہے کہ انہوں نے قاضی

شریک بن عبداللہ سے پوچھا: أيهما افضل ابوبكر أوعلي؟ فقال له : ابوبكر. فقال السائل : تقول هذا وانت شيعي؟ فقال له: نعم ، من لم يقل هذا فليس شيعيا. والله لقد رقى هذه الأعواد عليٌّ فقال: ألا إن خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر فكيف نرد قوله ؟ وكيف نكذبه ؟ والله ما كان كذّاباً'' ان دونوں ہستیوں میں سے کون افضل ہے ابوبکر یا علی؟ جواب دیا: ابوبکر۔ سائل نے پوچھا: آپ یہ کہتا ہے حالانکہ آپ شیعی ہے؟ کہا: ہاں، جو اس طرح نہیں کہتا وہ شیعہ ہے ہی نہیں۔ اللہ کی قسم ان سیڑھیوں پر خود جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ چڑھے ہیں اور اعلان فرمایا ہے کہ ''لوگو! نبی ﷺ کے بعد اس امت کا بہترین انسان ابوبکر پھر عمر ہے۔'' ہم آپؓ کے اس اعلان کو کیسے رد کر سکتے ہیں۔ قسم بخدا وہ (علی) دروغ ہرگز نہیں تھے۔ [مختصر تحفه اثنا عشريه ص ۳۱۰ بقلم محب الدين الخطيب عنون حملة رسالة الاسلام الاولون بحواله عبد الجبار الهمداني كتاب تثبيت النبوة]

۶۔ **امام ابن کثیرؒ:** آیت ﴿وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ﴾ [التوبة ۱۰۰] کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ سابقون الاولون مہاجرین وانصار اور ان کی بہتر انداز میں پیروی کرنے والوں سے راضی ہوئے ہیں۔ لہٰذا اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو ان سے بغض رکھتا ہے بالخصوص رسول اللہ ﷺ کے بعد سردار صحابہ اور ان میں سے افضل و برتر صدیق اکبر اور خلیفہ اعظم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ'' [تفسير ابن كثير]

۷۔ **امام ابن قیمؒ جوزی** کی ایک لمبی تقریر کا خلاصہ یہ ہے: '' آیت ﴿لا تحزن إن الله معنا﴾ لفظاً معیت میں شامل ہونے میں جواز ہے، اسی طرح حکماً و معناً بھی رازوں کا ایک تسلسل ہے۔ کہا جاتا ہے: رسول اللہ ﷺ اور 'صاحب رسول اللہ ﷺ' جب رسول اللہ رحمٰن حق ہو گئے تو کہا گیا: ''خلیفہ رسول اللہ''۔ ''دو میں سے ایک ہونا'' ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے رہتی دنیا تک تمغہ رہے گا۔ وہ اسلام لانے میں دوسرے نمبر ہے، نفس کو خدمتِ اسلام کے لیے پیش کرنے میں دوسرا، سفر ہجرت میں دوسرا، عمر میں دوسرا، رسول اللہ کے عہد شباب میں آپ ﷺ کا ساتھی ہے۔ تاریخ اسلام میں رسول اللہ ﷺ کے بعد دوسرا، آخری نماز پڑھنے میں دوسرا، آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی آغوش میں ابدی نیند سونے والا دوسرا شخص ہے۔ فيا عجباً من يغطي عين الشمس في نصف النهار، لقد دخلا غاراً لايسكنه لابث فاستوحش الصديق من خوف الحوادث، فقال الرسول ﷺ: ما ظنك باثنين الله ثالثهما. فنزلت السكينة فارتفع الحوادث'' [الفوائد ص ۷۲]

۸۔ **نواب صدیق حسن خانؒ:** نبی ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کا نظم ونسق سنبھالا، کیونکہ وہ بڑی فضیلتوں

والا، اسلام کی طرف سبقت لے جانے والا تھا، نبی اکرم ﷺ نے تمام نمازوں میں آپ کو آگے کیا۔ اور اصحاب نبی ﷺ نے آپ کو آگے کرنے اور پیروی کرنے میں اجماع کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ ان سب کو گمراہی پر جمع کرنے والا نہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، پھر عثمان رضی اللہ عنہ ہے، جنہیں مجلس مشاورت نے مقدم کیا، پھر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہے۔ اس پر ہر دور کے مسلمانوں نے اجماع کیا۔ یہی لوگ خلفائے راشدین اور ائمہ مہدیین ہیں۔ [قطف الثمر ص ۹۹]

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب اہل بیت کی زبانی:

۱۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لختِ جگر محمد ابن الحنفیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے والد محترم سے پوچھا: نبی ﷺ کے بعد سب سے افضل شخص کون ہے؟ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر؟ کہا: عمر رضی اللہ عنہ۔ میں ڈر گیا کہ کہیں عثمان رضی اللہ عنہ کا نام نہ لے اور پوچھا: پھر آپ ہوں گے؟ کہنے لگا: میں تو مسلمانوں میں ایک عام آدمی ہوں۔ [بخاری مناقب ابی بکر]

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں کے ہمراہ تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی چارپائی کے اردگرد عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک آدمی پیچھے سے آیا، اپنی کہنی میرے مونڈھے پر رکھی اور گویا ہوئے: "اللہ کی رحمت آپ پر ہو، مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ہمراہ رکھے گا۔ یہ اس لیے کہ میں بار بار نبی ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: "میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ موجود تھے، میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا، میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ گئے۔" مجھے اب بھی امید ہے کہ آپ تینوں اکٹھے ہی ہوں گے۔" میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔" [بخاری مناقب ابی بکر، تلخیص الشافی للطوسی]

۳۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیعت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے طویل واقعے میں فرماتی ہیں کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بعد از وفات فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر پہ تنہا بلایا، چنانچہ آپ تنہا چلے گئے۔ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حمد وثنا کے بعد کہا: ہم آپ کے فضائل اور جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے، اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو خیر وبرکات آپ کو بخش دیے ہیں، ان پر ہمیں کبھی بھی حسد ومقابلہ نہیں ہوا ہے۔ الا کہ آپ نے اس معاملے میں ہم سے مشورہ نہیں لیا اور خود ہی مسئلہ طے کر لیا، جبکہ ہم نبی ﷺ کے قرابت دار ہونے کی وجہ سے (مشاورت وتصفیہ میں) کچھ اپنا حق سمجھتے تھے۔" یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں نمناک ہو گئیں۔

دوسرے روز علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں برسر عام منبر پر چڑھ کر حمد وثنا بیان کی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حقوق خوب بیان کیے اور کہا کہ جو کچھ انہوں نے کیا تھا، وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقابلہ اور انکار کے جذبے سے ہرگز نہیں تھا۔ جو فضائل اللہ نے

ابوبکر کو عطا کئے ہیں۔ بلکہ ہم سمجھتے تھے کہ ہمارے لیے بھی اس حوالے (انتخاب اور مشاورت وغیرہ) سے کچھ نصیبہ ہے۔ جو ابوبکرؓ نے ہم سے مشورہ نہیں لیا۔ اس وجہ سے ہم نے دلوں میں کچھ احساس محرومی محسوس کی تھی۔'' یہ سن کر سارے مسلمان خوش ہوگئے اور کہنے لگے کہ آپ نے بجا فرمایا۔[بخاری المغازی باب غزوہ خیبر]

۴۔ حضرت علی مرتضیٰؓ نے حضرت معاویہؓ کو لکھا: ''تمام صحابہ میں جیسا کہ تمہارا بھی خیال ہے کہ افضل اور اللہ ورسول ﷺ کے لیے سب سے خیرخواہ صدیقؓ تھا اور ان کے بعد فاروقؓ۔ قسم ہے کہ ان دونوں کا مقام ومرتبہ اسلام میں اونچا اور ان کی موت کا حادثہ گہرا ہے۔ اللہ دونوں پر رحم کرے اور ان کی بہترین خدمات کا صلہ دے۔[شرح نهج البلاغه لابن مهثم البحراني ٣/٢٦٣]

۵۔ نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ جامع مسجد کوفہ کے منبر ومحراب پر بار بار فرمایا کرتے تھے کہ اس امت کا بہترین آدمی نبی ﷺ کے بعد ابوبکرؓ وعمرؓ ہے۔[علم الهدیٰ الشافی ٢/٤٢٨، مسند احمد ١/١٢٤] شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ آپؓ کا یہ فرمان 80 اسانید سے منقول ہے۔[مجموع الفتاویٰ ٤/٤٢٢]

٦۔ امام محمد باقرؒ بیان فرماتے ہیں کہ ایک قریشی امیر المؤمنین علیؓ کا ایک خطاب سن کر حاضرِ خدمت ہوا اور کہنے لگا: آپ ابھی خطبہ میں فرما رہے تھے: ''اے اللہ ہماری انہی ذرائع واسباب سے اصلاح فرما، جن سے آپ نے خلفائے راشدین کی اصلاح فرمائی ہے۔'' ان خلفائے راشدین سے کون مراد ہیں؟ فرمایا: ''تیرے دونوں حبیب اور چچا ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔ دونوں راہ ہدایت کے امام، اسلام کے بزرگ، قریش کے مرد کامل اور رسول اللہ ﷺ کے بعد مقتدیٰ تھے۔ جو ان کی اقتدا کرے' لغزشوں سے محفوظ ہوا، جو ان کے نقش قدم پر چلے' جرنیلی سڑک کے راہی ہوئے۔'' [طوسی تلخيص الشافي ٢/٤٢٨]

۷۔ آپؓ جامع مسجد کوفہ کے منبر پر جلوہ افروز ہوکر فرماتے تھے: ''جو کوئی بھی آدمی میرے پاس لایا جائے گا جو مجھے ابوبکرؓ وعمرؓ پر فضیلت دیتا ہو' تو میں اس پر بہتان کی سزا میں کوڑے ماروں گا۔'' [رجال الكشی مترجم ص٢٥٧، معجم الخوئی ٨/١٥٣، الفصول المختارة ص١٢٧، بحواله: ماهنامه میثاق مارچ ٢٠٠٩ء]

۸۔ حافظ ابن السمان رازی معتزلی نے حضرت علیؓ سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ آپؓ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا' جو ابوبکرؓ وعمرؓ کی تنقیص کرتا تھا۔ فرمایا: اے قنبر، اس کی گردن اڑادے۔ وہ آدمی کہنے لگا: ''امیر المؤمنین! آپ میری گردن اڑانے پر کیوں تلے ہوئے ہیں؟ میں تو آپ کی خاطر ناراض ہوا ہوں۔ میں ایک تنہا آدمی ہوں، رسول اللہؐ کی